اسلامی معاشی نظام کے فروغ میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی خدمات

عافیہ بانو ۞
محمد سجاد ۞

پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ میں کافی پیش رفت ہوئی ہے، اس ضمن میں پاکستان کے نمایاں آئینی و دستوری اداروں کی کاوشیں اور خدمات بہت نمایاں ہیں۔ مقالہ ہذا میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی ان کاوشوں کا جائزہ لیا گیا ہے جو اسلامی معاشی نظام کی تعبیر و تشریح اور نفاذ کے سلسلے میں کی گئی ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کی رو سے مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کے ذمے یہ فرض عائد کیا گیا کہ یہ ادارہ، اسلامی تحقیقات اور تعلیم کا کام اس طریقے سے سر انجام دے کہ پاکستان کا معاشرہ اسلامی معاشرہ بن سکے۔ جہاں تک تحقیق کا تعلق ہے تو یہ کام دو سطحوں میں تقسیم ہو جاتا ہے اور دونوں ہی سطحیں اپنی اہمیت و افادیت کی حامل ہیں۔ اسلامی معاشیات کا بیک وقت دونوں سطحوں سے گہرا تعلق ہے۔ ایک تو اس نظام کے مختلف افکار و نظریات پر روشنی ڈالتے ہوئے اسلامی فکر کی اصل روح کو اجاگر کر دیا جاتا ہے تو دوسری طرف اس کا تعلق فقہ و اسلامی قانون سے بھی بنتا ہے۔ یعنی عہد حاضر کے مسائل کا حل فقہی آرا کی روشنی میں تلاش کیا جاتا ہے۔ موجودہ معاشرے کی بدلتی ہوئی صورت حال کے ساتھ ضرورت اس امر کی تھی کہ اسلامی معاشی قوانین کی تدوین عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق کی جائے تاکہ عام قارئین اور محققین کے لیے معاشی میدان میں تحقیق کے راستے آسان ہو سکیں۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ادارہ تحقیقات اسلامی کا کردار اساسی نوعیت کا ہے۔ ادارے نے اسلامی اقتصادیات اور مالیات میں بنیادی کتب کا ترجمہ اردو زبان میں کیا اور اسلامی معاشی قوانین کی تدوین میں اہم کردار ادا کیا۔ ذیل میں ادارہ تحقیقاتِ اسلامی کی اسلامی معاشیات کے میدان میں شائع ہونے والی کتب کا مختصر جائزہ پیش کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی

۞ لیکچرار شعبہ علوم اسلامیہ، نیشنل یونی ورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد۔(amehdi@numl.edu.pk)

۞ ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اسلامی فکر، تاریخ و ثقافت، علامہ اقبال اوپن یونی ورسٹی، اسلام آباد۔
(m.sajidaiou@hotmail.com)

گئی ہے کہ اسلامی معاشی نظام کے فروغ کے ضمن یہ کتب کس قدر بنیادی ماخذ و مصادر کا درجہ رکھتی ہیں اور اسلامی معاشی نظام کی تفہیم میں کتنی رہ نمائی کرتی ہیں۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کا قیام (پس منظر)

غیر منقسم ہندوستان کے مسلمانوں نے بڑی جدوجہد اور ان گنت قربانیوں کے بعد ایک آزاد اور خود مختار وطن حاصل کیا۔ اسلام ہی پاکستان کی سیاسی، معاشرتی، اقتصادی، نظریاتی اور مذہبی عمارت کی خشتِ اول ہے۔ قیام پاکستان کے کچھ عرصے بعد مختلف فکری حلقوں میں یہ سوال گردش کرنے لگا کہ پاکستان کو اسلامی خطوط پر استوار کرنے کے لیے فوری طور پر کن اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ پاکستان عملی بنیادوں پر ایک اسلامی ریاست کے طور پر منظر عام پر آسکے۔ پاکستان کے ابتدائی دور کے ارباب اقتدار کو اس مقصد کا شدت سے احساس تھا کہ یہ آزاد خود مختار ریاست اسلام کے نام پر حاصل کی گئی ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح نے پہلے گورنر جنرل کی حیثیت سے بھی اس امر پر زور دیا کہ پاکستان میں اسلامی اصولوں کا نفاذ عملی بنیادوں پر ہونا چاہیے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کے قیام سے قبل درج ذیل اقدامات کیے گئے:

(الف) پاکستان میں آئین کی تشکیل اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق کرنے کے لیے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان نے تعلیمات اسلامی بورڈ کے قیام کا اعلان کیا جس کے صدر علامہ سید سلیمان ندوی اور ارکان مفتی محمد شفیع، ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور مفتی جعفر حسین شامل تھے۔ اس کے سیکرٹری مولانا ظفر احمد انصاری مقرر کیے گئے۔[۱] بورڈ نے اپنی رپورٹ الگ سے پیش کی جو کبھی شائع نہ ہوئی۔ ڈاکٹر منظور الدین کے الفاظ میں "یہ رپورٹ دستور ساز اسمبلی کے ارکان کو بھی کبھی دستیاب نہ ہوئی"۔[۲]

(ب) ۱۹۵۴ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ تعلیمات اسلامی بورڈ کی جگہ ایک نئے ادارے کی تشکیل کی جائے جو مستقل بنیادوں پر وہی فرائض سر انجام دیے جو تعلیمات اسلامی بورڈ کو تفویض کیے گئے۔ بالآخر فروری ۱۹۵۴ء میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے زیر صدارت پشاور میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں کافی بحث و تمحیص کے بعد یہ طے پایا کہ حکومت پاکستان کی وزارت تعلیمات کے زیر اہتمام ایک آزاد اور خود مختار ادارہ قائم کیا جائے جس کا نام مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی ہو اور ادارہ اپنے جملہ فرائض اور

۱۔ بزمی انصاری، "ادارہ تحقیقات اسلامی (ایک اجمالی تعارف)"، ماہ نامہ **فکر و نظر**، اسلام آباد، ۱۳ (مئی ۱۹۷۶ء)، ۹۴۴۔

2– Manzoor uddin Ahmed, *Pakistan: The Emerging Isamic State* (Karachi: 1944), 96.

تحقیقاتی مشاغل میں خود مختار ہو۔ صرف مالیاتی اعتبار سے وزارت تعلیمات اس کی نگرانی کرے گی۔ چند وجوہ کی بنا پر یہ ادارہ جلد قائم نہ ہو سکا۔[۳] اکتوبر ۱۹۵۴ء میں بالآخر مولانا عبد العزیز میمن کا تقرر ادارہ کے پہلے منصرم کی حیثیت سے عمل میں آیا۔ ان کے فرائض میں ادارے کے لیے اعلیٰ درجہ کا کتب خانہ قائم کرنا تھا۔ اس سلسلے میں انھوں نے اپنے فرائض بااحسن خوبی سرانجام دیے۔[۴]

اسلامی معاشیات پر علمی و تحقیقی مواد

ادارہ تحقیقات اسلامی نے وطن عزیز میں اسلامی قوانین کی تدوین کے سلسلے میں بنیادی اسلامی مصادر کے اردو تراجم کا اہتمام کیا، اس سلسلے میں ادب القاضی، اسلامی فوجداری قوانین کے علاوہ اسلامی معاشی نظام پر لکھی گئی بنیادی اسلامی کتب کے اردو تراجم بھی شامل ہیں۔ تراجم کے علاوہ اسلامی نظام مالیات کے دیگر پہلوؤں پر باضابطہ کتب بھی تصنیف کی گئیں۔ ذیل میں ان کتب کا تعارف اور ان کے مندرجات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

كتاب الأموال

كتاب الأموال کے مؤلف امام ابو عبید القاسم بن سلام، مترجم و مقدمہ نگار عبد الرحمن طاہر سورتی۔

امام اَبو عبید القاسم، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے ہم عصر ہیں اور اسلامی علوم کے ماہر ہیں۔ کتاب کا اردو ترجمہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ حصہ اول اسلامی مملکت میں غیر مسلموں سے لیے جانے والے سرکاری محصولات اور ان کی تفاصیل پر مشتمل ہے۔ اس حصے کے اہم مندرجات یہ ہیں:

اسلامی مملکت کا مالیاتی نظام جس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے ڈالی اور جو خلفاے راشدین کے دور میں بتدریج ترقی کے منازل طے کرتا رہا اور پھر اسلامی دور کے ابتدائی دو حصوں میں اسے جن تغیرات کا سامنا کرنا پڑا، یہی **كتاب الأموال** کا بنیادی موضوع ہے۔

حصہ اول میں ان تمام آمدنیوں کا ذکر ہے جو اسلامی مملکت کو غیر مسلموں اور مفتوحہ علاقوں سے حاصل ہوتی ہیں۔ یہ دو بڑی آمدنیاں اور ان سے متعلقات میں مال غنیمت اور فئے ہے۔ چوں کہ رسول اللہ ؐ کا غزوات میں

۳۔ *محمد میاں صدیقی*، "ادارہ تحقیقات اسلامی، تعارف، اغراض و مقاصد اور دائرہ کار"، ماہنامہ **فکر و نظر**، اسلام آباد، ۲۰: ۹–۱۰ (مارچ–اپریل، ۱۹۸۳ء)، ۱۶۴۔

۴۔ *محمد اشرف*، "ادارہ تحقیقات اسلامی کا کتب خانہ" ماہنامہ **فکر و نظر**، اسلام آباد، ۶: ۱ (مئی ۱۹۶۹ء)، ۸۶۸۔

دشمنوں سے طرز عمل امن و صلح اور جنگ میں غیر مسلموں اور دشمنوں سے آپؐ کا برتاؤ، مفتوح علاقوں اور اس کے باشندوں سے حاصل ہونے والی غنیمت و مال فئے میں آپؐ کی سنت کا بیان ہوتا تھا، لہٰذا ان دونوں صورتوں سے حاصل ہونے والی آمدنیوں کو **کتاب الأموال** کے اس حصے میں بیان کیا گیا ہے۔(۵)

عصر حاضر کے نقطۂ نظر سے **کتاب الأموال** کا یہ حصہ اسلامی تعلیمات کی رو سے بین الاقوامی قوانین بنانے میں فقہائے کرام کی رہ نمائی کا اہم ذریعہ ہے۔

کتاب الأموال کا دوسرا جز زکوۃ کی بحث سے متعلق ہے۔ زکوۃ کی وصولی اور اسے تقسیم کرنے کی تمام تر ذمے داری حکومت اسلامی کے سپرد ہے۔ امام ابوعبید القاسم بن سلام نے زکوۃ اور صدقات کی شرح کے ساتھ ساتھ ان کے مابین فرق کی وضاحت بھی کی ہے۔ آپؒ نے زکوۃ کے نظام کے قیام پر زور دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ زکوۃ ایسا مالی نظام ہے جسے اسلامی حکومت اپنی نگرانی میں اس لیے قائم کرتی ہے کہ ملک سے فقر اور احتیاج کا سدباب کر کے عوام کو زیادہ سے زیادہ خوش حال وآسودہ بنائے۔(۶)

کتاب الأموال اسلام کے مالیاتی نظام پر حوالے کی جامع اور مستند کتاب کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کتاب کی مدد سے مال غنیمت و فئے کے مسائل جاننے میں مدد ملتی ہے۔ یہ کتاب نظام محاصل کے بارے میں رہ نمائی کا بہترین ذریعہ ہے۔ عصر حاضر کے ماہرین اسلامی معاشیات اور اس سے قبل کے ادوار کے مفکرین، زکوۃ کی بحث میں اس کتاب سے بھرپور استفادہ کرتے نظر آتے ہیں۔

تراجم کے سلسلے میں ادارہ تحقیقات اسلامی کی یہ تحقیق وترتیب ایک اہم عملی تحقیق ہے اور علمی سطح پر ایک گراں قدر خدمت ہے۔ **کتاب الأموال** کے ترجمے سے کتاب کے مطالب کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے اور خصوصاً وہ لوگ جو عربی زبان سے بہت اچھی طرح سے آشنا نہیں ہیں، ان کے لیے بھی اس کتاب کے مضامین اور افکار و نظریات کو سمجھنا نہ صرف آسان ہو گیا ہے بلکہ معاشی میدان میں تحقیق میں بھی موثر مدد ملی ہے۔

نظام زکوۃ اور جدید معاشی مسائل

نظام زکوۃ پر مشتمل یہ تصنیف جناب محمد یوسف گورایہ کی ہے۔ یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد سے جون ۱۹۷۲ء میں شائع ہوئی۔

۵۔ ابوعبید القاسم بن سلام، **کتاب الأموال**، ترجمہ، طاہر سورتی، عبدالرحمن، اسلام آباد، ا (۱۹۷۰ء)، ۶۱–۵۳۔

۶۔ نفس مصدر۔

اس کتاب میں معاشی مسائل کا بے لاگ تجزیہ کیا گیا ہے اور ملکی معیشت میں کسانوں کا طبقہ جو اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ اس کی بڑی اچھی توضیح پیش کی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسانوں کا مسئلہ اور ان کی معاشی بدحالی ہمارے ملک کا سب سے بڑا مسئلہ ہے، جس کا حل وقت کی اہم ضرورت ہے۔ کتاب میں فاضل مصنف نے قرآنی آیات کی تفسیر ایک نئے اور جدید انداز میں کی ہے جس سے اس دور کے جدید معاشی مسائل کو حل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

مصنف نے اس امر پر زور دیا ہے کہ زمانۂ جدید کے مصالح کے پیش نظر نظام شورائیت اور جمہوریت کو اس کی مناسب شکل میں اپنانا ہوگا۔ نظام زکوۃ کے نفاذ کے ذریعے یتامی، مساکین، معذوروں، بیواؤں اور بے روزگاروں کی کفالت کا انتظام کرنا بے حد ضروری ہے۔ (۷)

کتاب کے اہم مباحث درج ذیل ہیں:

۱۔ زکوۃ ادائیگی اور وصولی کا مسئلہ

۲۔ زکوۃ کے سلسلے میں حکومت کی ذمے داریاں

۳۔ مسئلہ بے روزگاری کا حل

۴۔ معاشی غلامی کا حل

۵۔ زکوۃ اور مسئلہ تعلیم

کتاب کے مباحث سے ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ کتاب خالصتاً پاکستان کے معاشی حالات کے تناظر میں تحریر کی گئی ہے۔ مصنف نے ملک میں نفاذ زکوۃ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے لکھا ہے: ”زکوۃ کے ایک معنی تطہیر و تزکیہ اور نشو و نما دینے کے ہیں۔ لہٰذا کسی قوم کی اجتماعی یا انفرادی خرابیاں دور کرنا اور ان کی بیماریوں کا مداوا کرنا بھی فریضہ زکوۃ کی ادائیگی میں شمار ہوتا ہے۔ حکومت وقت زکوۃ کے جمع خرچ کی ذمہ دار ہے، حکومت اس فریضہ کی ادائیگی میں اپنی ذمہ داریوں کو بجالانے کا پورا پورا اہتمام کرے۔“(۸)

ربوٰا اور مضاربت

یہ کتاب ۱۹۸۳ء میں ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب تراجم مصادر قانون اسلامی کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ پاکستان میں نفاذ شریعت کی راہ میں یہ مشکل تھی کہ قانون اسلامی کی تمام بنیادی

۷۔ یوسف گورایہ، **نظام زکوۃ اور جدید معاشی مسائل** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۷۲ء)، ۵۔

۸۔ نفس مرجع، ۱۳۲۔

کتابوں کا عربی زبان میں ہونا اور ہمارے ملک کے اکثر ماہرین قانون کا عربی زبان سے پوری طرح آشنا نہ ہونا ایک بڑی رکاوٹ تھی۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے ادارہ تحقیقات اسلامی نے باقاعدہ منصوبہ بنایا اور مصادر اسلامیہ کو اردو میں منتقل کرنے کے اہم کام کا آغاز کیا اور کام کو آٹھ حصوں میں تقسیم کر کے ادارے کے رفقاء پر مشتمل آٹھ یونٹ بنا دیے اور اس طرح کام کی ابتدا ہوئی۔ اب تک ادارہ اس خدمت کو احسن طریقے سے ادا کر رہا ہے۔[۹]

پاکستان میں اسلام معاشی نظام کے نفاذ کے عمل کو آسان بنانے کے لیے کتابوں کے تراجم کا سلسلہ مدد گار ثابت ہو رہا ہے۔ ربوٰا اور مضاربت سے متعلق چھے اہم فقہی و قانونی کتابوں سے منتخب مضامین کو یک جا کر کے ایک کتاب کی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔ یہ چھے فقہی کتب یہ ہیں:

- ❖ **أحكام القرآن** :ابو بکر احمد بن علی الرازی الجصاص
- ❖ **الهدايه** :ابو الحسن علی بن ابی بکر مرغینانی
- ❖ **الشرح الصغير**: ابو البرکات احمد بن محمد بن احمد
- ❖ **المهذب** :ابو اسحاق ابراہیم ابن علی الشیرازی
- ❖ **المغني**: عبد اللہ بن احمد بن محمد المقدسی (ابن قدامہ)
- ❖ **إعلام الموقعين** : محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزی[۱۰]

ان مذکورہ کتب سے ربوا کی حقیقت و حرمت واضح کی گئی ہے۔ مضاربت کے اہم اصول وضوابط پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب نظام بینکاری سے تعلق رکھنے والوں کے لیے اہم رہ نما کی حیثیت رکھتی ہے۔ خصوصاً ملک میں اسلامی بینکاری کے نظام کو چلانے میں مضاربت ایک اہم ماڈل کی حیثیت رکھتی ہے جس میں بھی یہ کتاب مدد گار ثابت ہو رہی ہے۔

مجموعہ قوانین اسلام اور اسلامی معاشی نظام

ڈاکٹر تنزیل الرحمن کی یہ کتاب چھے جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کی ۱۹۶۵ء سے لے کر ۱۹۸۱ء تک سلسلہ وار اشاعت ہوئی۔ زیر نظر کتاب فقہ اسلامی کی نئی تدوین کے سلسلۂ تحقیق کی ایک کڑی ہے۔ **مجموعۂ قوانین**

۹۔ محمد میاں صدیقی (مرتب)، **ربوٰا اور مضاربت**، ترجمہ، نور محمد غفاری و دیگر (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۸۳ء)، ۲۱۔

۱۰۔ نفس مرجع، ۲۰۔

اسلام پاکستان میں اسلامی قانون کی ضابطہ بندی کی طرف ایک قدم ہے۔ یہ کتاب اسلامی قانون کی تعبیر، اطلاق اور ضابطہ بندی کی ایک کڑی ہے۔[۱۱]

قوانین اسلام کی تدوین کے لیے سب سے پہلے رہ نما اصول طے کیے گئے ہیں۔ کتاب میں کسی خاص اسلامی طبقے یا فرقے کی رائے پیش نہیں کی گئی، بلکہ ہر مسئلے پر مختلف مکاتب فکر کی آرا جمع کر دی گئی ہیں۔ اس کے بعد مولف نے اپنی رائے کا اظہار بھی کیا ہے۔

مجموعہ قوانین اسلام کی جلد سوم میں ہبہ اور وقف کے احکام کی وضاحت ملتی ہے۔ جلد چہارم اور پنجم قانون وصیت اور وراثت پر مبنی ہے۔ ان احکام کے چیدہ چیدہ نکات درج ذیل ہیں:

ہبہ کے احکام کی وضاحت

مجموعہ قوانین اسلام میں ہبہ کی بحث ۹۲۳ سے لے کر ۱۰۴۱ تک کے صفحات پر مشتمل ہے۔ ہبہ کی تعریف مختلف فقہی کتب کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے مختلف مسالک کی آرا بھی پیش کی گئی ہیں اور ہبہ کے سلسلے میں پاکستانی عدالتوں کے فیصلے بھی بیان کیے گئے ہیں جن میں ہبہ کے قبضے کی وضاحت کی گئی ہے۔

احکام وقف

جلد سوم میں ۲۵ باب وقف کے احکام پر مشتمل ہیں۔ وقف کی تعریف واضح الفاظ اور فقہاے کرام کی آرا کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ وقف ایکٹ کے اہم نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یعنی وقف ایکٹ کی رو سے ہر قسم کی جائیداد وقف ہو سکتی ہے۔ اغراض وقف کے سلسلے میں لازم ہے کہ جن اغراض کے لیے وقف کیا جائے وہ مقاصد شرع اسلام میں مذہبی یا خیراتی امور میں شمار ہوں۔ مذکورہ جلد میں احکام وقف کی مکمل تشریح وتوضیح موجود ہے۔[۱۲]

احکام وصیت

مجموعہ قوانین اسلام کی جلد چہارم وصیت کے احکام پر مشتمل ہے۔ اس جلد میں اسلامی قانون وصیت پر شرح وبسط سے بحث کی گئی ہے۔ یہ جلد پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں وصیت کی تعریف، شرائط، شہادت، جواز، حکم، رجوع، ابطال اور افکار وصیت وغیرہ سے متعلق شرعی احکام بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ

۱۱۔ تنزیل الرحمن، **مجموعہ قوانین اسلام** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۰ء)، ۱۔

۱۲۔ نفس مرجع، ۳: ۱۰۴۹؛ ۴: ۱۰۹۵۔

ساتھ پاکستانی قانون میں پرسنل لا میں وصیت کو اسلامی قانون کے مطابق شامل کیا گیا ہے، اس کی بھی وضاحت کی گئی ہے۔ آج پاکستان میں جو قانونِ وصیت نافذ ہے وہ حنفی اور شیعہ فقہا کے اقوال کے مطابق ہے، لیکن اس موضوع پر کوئی قانون مدون شکل میں نہیں۔[۱۳]

احکام وراثت

مجموعۂ قوانین اسلام کی جلد پنجم وراثت کے احکامات پر مشتمل ہے۔ مصنف نے وراثت کی وضاحت سے قبل اسلام اور انفرادی ملکیت پر روشنی ڈالی ہے۔ اسلام نے ترکے کی تقسیم کے لیے واضح اصول مقرر کر دیے ہیں اور متوفی کی جائیداد کو ورثا میں ایک خاص درجہ بندی کے لحاظ سے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسی طرح اسلام ہر معاملے میں عدل کا قائل ہے۔ بلاشبہ یہ کتاب قانون میراث وصیت سے متعلق ایک بے نظیر اور جامع کتاب ہے۔[۱۴]

غرض **مجموعۂ قوانین اسلام** کی تدوین اسلامی قوانین کی ترتیب و تنظیم کی طرف ایک اہم قدم ہے۔ اسلامی معاشی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں یہ کتاب ایک اہم رہ نمائی کی رکھتی ہے جس میں قانونی بحث کے ساتھ ساتھ احکام کی وضاحت بھی موجود ہے کہ آیا پاکستان کا قانون مدون شکل میں ہے اور پاکستانی عدالتی فیصلوں کی روشنی میں احکام کی ترتیب کس طرح سے ہوگی۔

بیمہ کی شرعی حیثیت

یہ ڈاکٹر حسین حامد حسان کی تالیف ہے جس کے ترجمے کا شرف عبدالرحیم اشرف بلوچ نے حاصل کیا۔ اس کتاب کا موضوع **حكم الشريعة الإسلامية في عقود التأمين** ہے۔ کتاب میں معائدۂ بیمہ کا تجزیہ کر کے اس حقیقت کو نمایاں کیا گیا ہے کہ یہ باہم تعاون و کفالت کا ایک نظام ہے[۱۵] اور بیمہ، کفالت کے نظام کے ذریعے ایسے طریقے تلاش کرنا ممکن ہیں جن کے ذریعے بیمہ کے نظریے کو عملی جامہ پہنایا جاسکے اور اس کے حقیقی مقاصد حاصل کیے جاسکیں۔

۱۳۔ نفس مرجع، ۴: ۱۲۰۱۔

۱۴۔ نفس مرجع، ۱۔

۱۵۔ حسین حامد حسان، **بیمہ کی شرعی حیثیت**، ترجمہ، عبدالرحیم اشرف بلوچ (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۱۹۸۵ء)، ۱۶۔ ۱۶–۲۱۔

احکام بیع

زیر نظر کاوش **احکام بیع**، **محمد طاہر منصوری** کی تالیف ہے۔ اس کتاب **احکام بیع** میں زیر بحث موضوع پر اہم قرآنی آیات اور احادیث نقل کی گئی ہیں، پھر مناسب ابواب اور عنوانات کے تحت ان نصوص کی تشریح و تعبیر درج کی گئی ہے جو صدیوں پر محیط عرصے میں اسلامی معاشروں میں رائج رہی ہے۔ احکام بیع سے واضح ہوتا ہے کہ خرید و فروخت کی کون کون سی شکلیں جائز ہیں اور کن سے اجتناب ضروری ہے۔ زیر نظر کتاب میں بیع سے متعلق اہم احکام فقہاے کرام کے اقوال کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔ کتاب کا مواد فقہ کی بنیادی اور مستند کتابوں سے لیا گیا ہے۔[۱۶] چناں چہ یہ کتاب اسلامی قانون تجارت سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے ایک مفید عملی کوشش ہے۔

مقاصدِ شریعت

مقاصد شریعت جناب ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کی تصنیف ہے۔ عصر حاضر میں جب سے تطبیق شریعت پر زور دیا جا رہا ہے، مقاصد شریعت کو بھی موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ اردو زبان میں اس موضوع پر یہ اچھی کوشش ہے۔ فاضل مصنف نے مقاصد شریعت کے مختلف پہلوؤں کو موضوع بحث بناتے ہوئے اس کتاب کو آٹھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔[۱۷]

مقاصد شریعت کی روشنی میں معاصر اسلامی مالیات کا جائزہ

کتاب کے اس حصے میں اسلامی تاریخ کے حوالے سے مالیات کے طریقوں پر روشنی ڈالتے ہوئے عصر حاضر کے نظام مالیات کی وضاحت کی گئی ہے۔ ان طریقوں کی صورت میں مقاصد شریعت بیان کیے ہیں۔ مالیاتی نظام میں عدل واحسان کا اہتمام کرتے ہوئے غرر سے بچا جائے۔ ان اصلاحات اور ضابطہ بندیوں کے پہلو پر اسلامی اصلاحات کا ایک بڑا ہدف یہ رہا ہے کہ انسانوں کے مجموعی مصالح کا تحفظ کیا جائے۔[۱۸] اس بحث کے بعد اسلامی بینکنگ کے ارتقا پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ساتھ تمویل کے طریقوں کی بھی وضاحت ملتی ہے۔[۱۹] اردو زبان میں

۱۶۔ **محمد طاہر منصوری**، **احکام بیع** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۰۵ء)، ۷۷۔

۱۷۔ **محمد نجات اللہ صدیقی**، **مقاصد شریعت**، پیش لفظ (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۰۹ء)۔

۱۸۔ نفس مرجع، ۱۹۹۔

۱۹۔ نفس مرجع، ۱۲۷–۲۱۳۔

مقاصد شریعت کے حوالے سے ذخیرہ بہت قلیل مقدار میں ہے۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کا بیڑا بھی ادارہ تحقیقات اسلامی نے اٹھایا تاکہ قارئین اسلامی زندگی گزارنے کے لیے مقاصد شریعت کو سمجھ سکیں۔

اسلامی شریعت مقاصد اور مصالح

اسلامی قوانین کے تراجم کے سلسلے کی ایک کڑی یہ تالیف بھی ہے۔ یہ تالیف یوسف حامد العالم کی تالیف **المقاصد العامة للشريعة الإسلامية** کا ترجمہ ہے۔ ترجمے کی سعادت محمد طفیل ہاشمی نے حاصل کی۔ بین الاقوامی ادارہ فکر اسلامی کے لیے یہ امر باعث مسرت ہے کہ اُس نے قلیل مدت میں مقاصد شریعت کے موضوع پر دوسرا جامعاتی مقالہ قارئین کے لیے پیش کیا۔ کتاب تمہید، دو ابواب اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے۔ مصنف نے پہلے باب کو اہداف و مصالح کے اجمالی تعارف کے لیے وقف کیا ہے۔ یہ باب دو فصلوں پر مشتمل ہے۔ باب دوم کو مصالح کے تفصیلی مطالعے کے لیے مختص کیا ہے۔ باب پنجگانہ کلیات پر مشتمل ہے۔[۲۰] اس باب کا ایک حصہ مال سے متعلق ہے۔ اس میں اسلامی شریعت کی روشنی میں مال کی حفاظت کے مثبت اور دفاعی پہلوؤں کی وضاحت کی گئی ہے۔ مصنف نے واضح کیا ہے کہ مال وسیلہ ہے مقصد نہیں جب کہ اموال میں شارع نے جو مقاصد مقرر کیے ہیں وہ گردش زر کے حوالے سے ہیں۔ یعنی شریعت نے اکتساب مال، حق ملکیت، انفاق اور مال میں اضافے کے جو طریقے بتائے ہیں اس ضمن میں شریعت نے مال کی گردش کے لیے بھی قانون وضع کیے ہیں۔[۲۱] اس کتاب کی مدد سے معیشت میں مقاصد شریعت کی آگاہی ملتی ہے کہ اسلام نے نظام معاشیات میں وسائل کے حصول کے ساتھ ساتھ ان کے مقاصد پر زور دیا ہے۔ ادارہ تحقیقات کا شعبۂ فکر اسلامی اس امر پر یقین رکھتا ہے کہ مقاصد واہداف کے اغراض وغایات تعلیل احکام اور حکمتوں کی تلاش کے جوہر اور بھرپور مطالعے سے اسلامی عقلیت کو موجود پستی سے نکالنا ممکن ہے اور اس کے ذریعے اس کے امراض کا علاج ممکن کر کے اس کی صفائی، بلندی اور اہلیت واپس لائی جا سکتی ہے جس کے ذریعے اسلامی عقلیت اجتہاد کے احیا، ترجیحی ترتیب کی تشکیل اور مقاصد میں ہم آہنگی پیدا کر کے انسانی تہذیب کو پھر سے کچھ دینے کے قابل ہو جائے گی۔

۲۰۔ یوسف حامد العالم، **اسلامی شریعت: مقاصد اور مصالح**، ترجمہ، طفیل ہاشمی (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۱ء)، ۱۹۔

۲۱۔ نفس مرجع، ۵۰۳۔

موخر ادائیگیوں پر افراط زر کے اثرات (شرعی نقطہ نظر سے)

یہ تصنیف ڈاکٹر محی الدین ہاشمی کی ہے۔ یہ کتاب زرعی معاشیات (Monetary Economics) سے متعلق ہے۔ عصر حاضر میں افراط زر بنیادی مسئلہ ہے جس سے مراد اشیا کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کا رجحان اور زر کی قدر و قیمت کم ہو جانا ہے۔ جدید تجارت میں چوں کہ خرید و فروخت کا بنیادی ادارہ بینک ہے۔ جس کا مرکزی کام قرضے فراہم کرنا ہے، مگر قرض لینے اور ادائی کے وقت کے عرصے میں زر کی قیمت میں تغیر واقع ہو چکا ہوتا ہے۔ یہ تغیر اگر افراط زر کی شکل میں ہو تو اس سے قرض خواہ کو خسارہ لاحق ہوتا ہے۔ اس نقصان کی تلافی کے لیے اشاریہ بندی کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے تاکہ زر کی قدر میں ہونے والے نقصان کی تلافی کی جاسکے۔[۲۲]

زیر نظر کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے جس میں جدید مالی معاملات میں اشاریہ بندی کے پہلوؤں کی وضاحت کی گئی ہے۔ جدید معاشی نظام میں بالخصوص زر اعتباری کے رواج سے بہت سی ایسی پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ انھی مسائل کی وضاحت اور فقہ اسلامی کی روشنی میں ان کے حل کی ضرورت زور پکڑتی جارہی ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی موضوع زیر بحث بھی ہے جس کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی گئی ہے اور مسئلے کے مختلف پہلوؤں پر جو اعتراضات کیے جاتے ہیں ان کا علمی و تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔[۲۳] اس علمی کاوش سے غور وفکر کی نئی راہیں سامنے آئیں گی اور آنے والے محققین کو اس موضوع پر کام کو آگے بڑھانے میں مدد ملے گی اور مملکت خداداد پاکستان میں اسلامی قانون سازی کے حوالے سے پیش رفت کے نئے عملی اقدامات کیے جاسکیں گے۔

معاشی مسائل کے حوالے سے اسلامی نظریاتی کونسل اور ادارہ تحقیقات اسلامی کا تعاون

ابتدا میں ادارہ تحقیقات اسلامی نے اسلامی مشاورتی کونسل کے لیے ایک مشاورتی ادارے کے طور پر بھی خدمات سر انجام دیں۔ اسلامی مشاورتی کونسل کی جانب سے کئی مسائل میں ادارے سے مشورہ طلب کیا گیا۔[۲۴]

۲۲۔ محی الدین ہاشمی، **موخر ادائیگیوں پر افراط زر کے اثرات (شرعی نقطہ نظر)** (اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ۲۰۱۴ء)، ۷۔ ۸۔

۲۳۔ نفس مرجع، ۲۱۔ ۱۹۔

۲۴۔ بزمی انصاری، "ادارہ تحقیقات اسلامی (ایک اجمالی تعارف)" ماہنامہ **فکر و نظر**، اسلام آباد، ۱۳ (مئی ۱۹۷۶ء)، ۷۔ ۹۴۔

مسئلہ سود پر ادارے کی ماہرانہ رائے

مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی نے ربوٰ پر رائے دی جو اسلامی مشاورتی کونسل کو ارسال کی گئی تھی۔ یہ رائے سات صفحات پر مشتمل ہے۔ اس رائے کا حاصل یہ ہے کہ اسلام بجائے ایسے نظام معیشت کے جو سود پر مبنی ہو ایک ایسا فلاحی نظام معیشت قائم کرنا چاہتا ہے جس کی بنیاد زیادہ سے زیادہ باہمی تعاون اور سماجی و معاشی انصاف پر ہو۔ لیکن یہ مقصد آہستہ آہستہ ہی حل کیا جاسکے گا جو ملک کی مجموعی واقعی دولت میں اضافہ کیے بغیر ممکن نہیں ہے جس کے لیے تجارت کی آزادانہ سرگرمی اقتصادی تدابیر اور فی الجملہ منظم کنٹرول معیشت کا ہونا ضروری ہے، تاکہ سود کی شرح صفر کی حد تک گر جائے یا کم از کم صفر کے قریب قریب پہنچ جائے۔[۲۵]

اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے ادارے کی خدمات کا اعتراف

اسلامی نظریاتی کونسل نے ادارہ تحقیقات اسلامی کی خدمات و کردار کو سراہتے ہوئے ان الفاظ میں تذکرہ کیا ہے:

> اسلامی نظریاتی کونسل ادارہ تحقیقات اسلامی کی بے حد مشکور ہے کہ ادارہ کے ڈائریکٹر جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالواحد جے ہالی پوتا اسلامی کونسل کی کاوشوں میں حتی المقدور نہ صرف خود شامل رہے اور اپنی معاونت سے بھی نوازا بلکہ اپنے قابل قدر رفقا جناب شیخ عبدالرحمن طاہر سورتی، جناب ڈاکٹر احمد حسن، جناب حافظ محمد یونس، جناب محمود احمد غازی، جناب احمد خان اور جناب عبدالرحیم اشرف کی خدمات کو بھی اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کیا، جنھوں نے اپنی فرض شناسی اور ذمہ داری سے کونسل کی ہر ممکن معاونت کی۔[۲۶]

نظام معیشت پر فہرست کتابیات کی تیاری اور کتب خانہ کی خدمات

جناب نے محققین کی آسانی کے لیے اس قابل قدر کاوش کا آغاز کیا ہے۔ آپ کی بیشتر تیار کی ہوئی فہارسِ کتابیات **فکر و نظر** کے مختلف شماروں میں شائع ہو چکی ہیں۔ نظام معیشت پر کتابیات کی تیاری اور ان کو قارئین کے سامنے پیش کرنا ایک گراں قدر علمی کاوش ہے۔ یہ کتابیات ”نظام معیشت تعلیمات نبویؐ کی روشنی میں“[۲۷] اور

۲۵۔ **اسلامی نظریے کی مشاورتی کونسل**، (دس سالہ رپورٹ **(۱۹۷۲ء۔۱۹۶۲ء)**) (اسلام آباد)، ۲۷۔ ۳۳۔

۲۶۔ **سالانہ رپورٹ، ۷۸۔۱۹۷۷ء** (اسلام آباد: اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، ۱۹۷۹ء)۔

۲۷۔ ملاحظہ کریں: شیر نوروز خان، ”کتابیات نظام معیشت تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں“، **فکر و نظر**، اسلام آباد، ۴۹: ۴ (جون ۲۰۱۲ء)، ۱۴۳۔ ۱۵۸۔

"اسلامی بینکاری نظام"[۲۸] کے نام سے سہ ماہی **فکر و نظر** میں شائع ہو چکی ہیں۔ان فہارس کی مدد سے اسلامی اقتصادیات کے میدان میں تحقیق کی راہیں آسان ہو گئی ہیں۔ مصادر مراجع اور رسائل کے حوالے سے ممکنہ معلومات تک پہنچنے کے لیے یہ علمی ذخیرہ ایک اہم قدم ہے اور عصر حاضر میں خصوصاً بینک کاری کے شعبے میں گذشتہ ہونے والے تحقیقی اور تالیفی کام سے آگاہی ممکن ہو سکی ہے۔

اہم معاشی مسائل اور سیمی نار کا انعقاد

دور حاضر کے اقتصادی نظام میں بینک اور مالیاتی ادارے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں اور کسی بھی ملک کی اقتصادی ضروریات کی تکمیل اور قومی پیداوار بڑھانے کے اسباب فراہم کرتے ہیں۔اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی ریاست پاکستان کے شہریوں کی ہمیشہ یہ خواہش رہی ہے کہ روز مرہ کی دیگر سرگرمیوں کی طرح ان کی معاشی سرگرمیاں اسلام کے وضع کردہ نظام پر استوار ہوں۔اس سلسلے میں وطن عزیز میں مختلف کاوشیں کی گئیں جو تا حال جاری ہیں۔ انھی کوششوں کا جائزہ لینے کے لیے ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی نے ۲۴ر فروری ۲۰۱۶ء کو ایک قومی سیمی نار "پاکستان میں اسلامی بینکاری اور فنانس: امکانات و تحدیات" منعقد کیا۔ اس سیمی نار کے افتتاحی اجلاس سے صدر پاکستان جناب ممنون حسین نے خطاب فرمایا جب کہ اس کے خصوصی مقررین مولانا محمد رفیع عثمانی اور جناب سعید احمد ڈپٹی گورنر اسٹیٹ بینک تھے۔اس سیمی نار میں پاکستان میں اسلامی بینکاری کو درپیش مسائل کے ضمن میں قیمتی مقالات پیش کیے گئے۔ انھی مقالات کی روشنی میں سیمی نار کی سفارشات بھی مرتب کی گئیں۔[۲۹]

اسلامی بینکاری اور مالیاتی امور کے بارے میں عزت مآب جناب ممنون حسین (صدر پاکستان) کو فوری قابل عمل تجاویز دینے کے لیے صدر جامعہ نے مندرجہ ذیل کمیٹی تشکیل کرنے کی سفارش کی:

۱۔ جناب محمد یوسف الدرویش، صدر، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی / چیئر مین کمیٹی

۲۔ جناب مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، مہتمم دارالعلوم کراچی، ممبر

۲۸۔ ملاحظہ کریں: شیر نوروز خان، "اسلامی بینکاری نظام: کتابیات"، **فکر و نظر**، اسلام آباد، ۴۷: ۴ (جون ۲۰۱۰ء)، ۱۵۰۔۱۵۷۔

۲۹۔ ملاحظہ کریں: "ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی یونی ورسٹی، اسلام آباد، قومی سیمی نار"، فکر و نظر، اسلام آباد، ۵۲: ۲، (دسمبر ۲۰۱۵ء)، ۱۲۵۔

۳۔ جناب ڈاکٹر محمد ضیا الحق، ڈائریکٹر جنرل، ادارہ تحقیقات اسلامی / سیکرٹری کمیٹی

۴۔ جناب ڈاکٹر اعتزاز احسن، ڈائریکٹر، بین الاقوامی ادارہ برائے اقتصادیات، ممبر

۵۔ جناب ڈاکٹر طاہر منصوری، سابق نائب صدر، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی، ممبر

۶۔ ڈاکٹر قاسم اشرف، صدر شعبہ شریعہ، ممبر

۷۔ جناب سعید احمد یا ان کے نامزد کردہ (نائب صدر، اسٹیٹ بینک آف پاکستان)، ممبر[۳۰]

ادارہ تحقیقات اسلامی نے اسلامی معاشی نظام کے فروغ اور پاکستان میں اسلامی معاشی قوانین کی تدوین واشاعت میں نہایت موثر کردار ادا کیا ہے، خصوصاً اسلامی اقتصادیات پر علمی و تحقیقی مواد، محققین، مفکرین اور ماہرین معیشت کو اسلامی معاشی نظام کو سمجھنے، اس کو موثر طریقے سے نافذ کرنے میں مدد دے گا۔

ادارہ تحقیقات اسلامی کا قیام اس لیے عمل میں لایا گیا تھا کہ مسلم معاشروں خاص طور پر پاکستانی معاشرے کو درپیش معاصر تحدیات کا حل تجویز کیا جاسکے۔ جدید معاشی اسلامی نظام کے قیام کے حوالے سے مسلم دنیا میں ابتدائی کوششیں اسی دور میں شروع ہوئیں، جب قیام پاکستان کے لیے برصغیر پاک وہند کے مسلمان جدوجہد کر رہے تھے اس لیے جب ادارہ تحقیقات اسلامی قائم ہوا تو ادارے نے جن میادین میں تحقیق کی طرف خاص توجہ کی ان میں اسلامی معاشیات بھی شامل ہے، اس ضمن میں ادارہ تحقیقات اسلامی نے سہ جہتی کاوشیں کیں۔ ایک طرف نئے معاشی مسائل کو فکر اسلامی کی روشنی میں جانچنے کے لیے فکری وعلمی مباحث کا انعقاد کیا تو ساتھ ہی اس ضمن میں قیمتی مطبوعات کو شائع بھی کیا۔ ادارے کی اسلامی معاشیات سے متعلق مطبوعات میں دو رنگ نمایاں ہیں۔ ایک تو ادارے نے امہات الکتب میں سے کتاب الاموال جیسی بنیادی کتب کے اردو میں تراجم کروائے اور دوسرا اس حوالے سے جدید فکر پر مشتمل کتابوں کی اشاعت کا اہتمام کیا۔

معاشی معاملات کے حوالے سے ادارہ تحقیقات اسلامی نے اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ آف پاکستان جیسے آئینی و دستوری اداروں کی معاونت بھی کی۔ توقع یہ ہے کہ ادارہ اتحقیقات اسلامی اسلامی معاشیات کے حوالے سے اپنی کوششیوں کو مزید بہتر بنائے گا اور اس ضمن میں اسلامی بینک کاری اور معاشیات سے متعلق جدید مسائل میں ادارے کی تحقیقی اور تربیتی کاوشوں کے دورس اثرات مرتب ہوں گے۔

❁❁❁❁❁

---

(۳۰) نفس مرجع،۱۲۶۔